

اوہم شری پر ماتمنے نمہ  
(نوال باب)

باب چھ تک جوگ کے مالک شری کرشن نے جوگ کی تسلسل تحقیق کی۔ جس کا خالص مطلب تھا۔ یگ کا طریقہ کار۔ یگ اُس اعلیٰ میں داخلہ دلادینے والی عبادت کے طریقہ خاص کا بیان ہے، جس میں متھرک وساکن دنیا ہون کی چیزوں کی شکل میں ہے۔ من کی بندش اور بندش شدہ من کے بھی تخلیل دور میں وہ لافانی عنصر ظاہر ہو جاتا ہے، تکمیلہ دور میں یگ جس کی تخلیق کرتا ہے، اُس کو قبول کرنے والا عالم ہے اور وہ ابدی معبدوں میں داخلہ پا جاتا ہے، اس ملن کا نام ہے جوگ، ہے اُس یگ کو عملی شکل دینا عمل، کھلا تا ہے۔ ساتوں باب میں انہوں نے بتایا کہ عمل کو کرنے والے ہر سمت جلوہ گر معبد، مکمل عمل، مکمل روحانیت، مکمل مخصوص دیوتا، مکمل مخصوص جاندار اور مکمل مخصوص یگ کے ساتھ بھگلو جانتے ہیں، آٹھویں باب میں انہوں نے کہا کہ یہی اعلیٰ نجات، ہے یہی اعلیٰ مقام ہے۔

پیش کردہ باب میں جوگ کے مالک شری کرشن نے خود کر کیا ہے کہ، جوگ کے حامل انسان کی شوکت کیسی ہے؟ سب میں جلوہ گر رہنے پر بھی وہ کیسے لاتعلق ہے؟ کارکن ہوتے ہوئے بھی کیسے کچھ نہ کرنے والا ہے؟ اُس انسان کی فطرت اور اثرات پر روشنی ڈالی جوگ کو برتاو میں ڈھالنے پر آنے والے دیوتا وغیرہ کے سب سے ہونے والے خلل سے آگاہ کیا اور اُس مرد کامل کی پناہ میں جانے کیلئے زور دیا۔

شری بھگلوان بولے

इदं तु ते गृह्णतमं प्रपक्ष्याम्यनसूयवे ।

ज्ञानं विज्ञानसहितं यज्ञात्वा मोक्ष्यसेऽशुभात् ॥११॥

جوگ کے مالک شری کرشن نے کہا۔ ارجمن۔ حسد و عداوت سے عاری تیرے لئے میں اس اعلیٰ بصیرتہ راز علم کو مخصوص علم کے ساتھ بیان کروں گا یعنی حصول کے بعد عظیم انسان کی بودو باش کے ساتھ بیان کروں گا کہ۔ کس طرح وہ عظیم انسان ہر جگہ ایک ساتھ عمل پیرا ہوتا ہے، کس طرح وہ لوگوں کو بیداری عطا کرتا ہے، رتح بان بن کر روح کے ساتھ کیسے ہمیشہ رہتا ہے جسے ظاہر جان کر تو غم کی شکل والی دنیا سے نجات حاصل کر گے گا، وہ علم کیا ہے؟ اس پر ارشاد فرماتے ہیں۔

راجویتھا راجوگوہیں پویتھمیدمُوتھمُ ।

پرتوکھا وگام دھم دھم سو سو خاں کر تھم دھم ॥۱۲॥

خصوصی علم سے مزین یہ علم تمام علوم کا شہنشاہ ہے۔ علم کا معنی زبان کا علم یا تعلیم نہیں ہے علم اسے کہتے ہیں کہ جسے حاصل ہو، اسے اٹھا کر صراطِ مستقیم پر چلاتے ہوئے نجات عطار کر دے۔ اگر راستے میں شوکتوں، کامیابیوں خواہ دنیا میں الجھ گیا تو ثابت ہے کہ جہالت کا میباہ ہو گئی۔ وہ علم نہیں ہے۔ یہ شہنشاہ علوم ایسا ہے، جو یقینی طور پر فائدہ مند ہے یہ تمام بصیرت راز کا شہنشاہ ہے۔ جہالت اور علم کا پرداہ اٹھنے پر جوگ کا متحمل ہونے کے بعد ہی اس سے ملن ہوتا ہے۔ یہ انہما مترک، بہترین اور ظاہر شرہ والا ہے، ادھر کرو ادھر لو۔ ایسا باظاہر شرہ والا ہے۔ یہ تو ہم پرستی نہیں ہے کہ اس جنم میں ریاضت کرو، شرہ کبھی دوسرا جنم میں ملے گا۔ یہ اعلیٰ دین روح مطلق سے متعلق ہے۔ خصوصی علم کے ساتھ یہ علم کرنے میں سہل اور لا فانی ہے۔ باب دو میں جوگ کے ماں کشی کرشن نے کہا تھا کہ ارجمن۔ اس جوگ میں ختم کا خاتمه نہیں ہوتا۔ اس کی تھوڑی بھی ریاضت آواگوں کے بہت بڑے خوف سے نجات دلادیتی ہے۔ چھٹے باب میں ارجمن نے سوال کیا تھا کہ، بندہ پرور۔ کمزور کوشش والا ریاضت کش بر باد و بتاہ تو نہیں ہو جاتا؟ کشی کرشن نے بتایا کہ ارجمن۔ پہلے تو عمل کو سمجھنا ضروری ہے اور سمجھنے کے بعد اگر تھوڑی سی بھی کامیابی مل گئی تو اس کا کسی پیدائش میں خاتمه نہیں ہوتا۔ بلکہ تھوڑی ریاضت کے زیر اثر ہر جنم میں وہی کرتا ہے، مختلف پیدائشوں کی ریاضت کے شرہ میں وہیں پہنچ جاتا ہے، جس کا نام اعلیٰ نجات یعنی روح مطلق ہے۔ اُسی کو جوگ کے ماں کشی کرشن یہاں بھی کہتے ہیں کہ، یہ عمل کرنے میں بڑا آسان اور لا فانی ہے، لیکن اس کے لئے عقیدت کا ہونا بے حد ضروری ہے۔

अश्रद्धानां पुरुषा धर्मस्यास्य परंतप ।

अप्राप्य मां निर्वर्तन्ते मृत्युसंसारवर्त्मनि ॥۱۳॥

اعلیٰ ریاضت کش ارجمن! اس دین میں (جس کا تھوڑا بھی وسیلہ کرنے پر خاتمه نہیں ہوتا) عقیدت سے عاری انسان (واحد معبدوں میں من کو مرکوز نہ کرنے والا انسان) مجھکو حاصل نہ کر لیعنی میرے اندر جگہ نہ بناؤ کر دنیا میں بھکلتا ہی رہتا ہے۔ لہذا عقیدت

ضروری ہے۔ کیا آپ دنیا سے الگ ہیں؟ اس بارے میں کہتے ہیں۔

م�ا تتمیدان سर्व جगدવ्यक्तमूर्तिना ।

مत्थानि सर्वभूतानि न चाहं तेष्ववस्थित ॥۱۸॥

مجھ غیر مریٰ حقیقی شکل سے یہ سارا جہاں جلوہ گر ہے یعنی میں جس حقیقی شکل میں  
قام ہوں، اس کا جلوہ سب جگہ طاری ہے، سارے جانداروں کا مقام میرے اندر ہے،  
لیکن میں ان کے اندر نہیں ہوں کیوں کہ میں غیر مریٰ حقیقی شکل میں موجود ہوں، عظیم انسان  
جس غیر مریٰ شکل میں موجود ہے، وہیں سے (جسم چھوڑ کر اُسی غیر مریٰ سطح سے ہی) بات  
کرتے ہیں۔ اسی تسلسل میں آگے کہتے ہیں۔

न च मत्थानि भूतानि पश्य मे योगमैश्वरम् ।

भूतभृन्न च भूतस्थो ममात्मा भूतभावनः ॥۱۹॥

درحقیقت سارے جاندار بھی میرے اندر موجود نہیں ہیں، کیوں کہ موت ان کا  
خاصہ ہے، قدرت پر منحصر ہے، لیکن میری کارسازی کی شوکت کو دیکھو کہ، جانداروں کو جنم  
دینے والی اور پرورش کرنے والی میری روح جانداروں میں موجود نہیں ہے۔ میں خود شناس  
ہوں، لہذا میں اُن جانداروں میں موجود نہیں ہوں۔ یہی جوگ کا اثر ہے، اس کو صاف  
کرنے کے لئے جوگ کے مالک شری کرشن نظری دیتے ہیں۔

यथाकाशस्थितो नित्यं वायुः सर्वत्रगो महान् ।

तथा सर्वाणि भूतानि मत्थानीत्युपधारय ॥۲۰॥

جیسے آسمان میں ہی پیدا ہونے والی عظیم ہوا آسمان میں ہمیشہ موجود ہے مگر اسے  
گندہ نہیں کر پاتی۔ ٹھیک ویسے ہی سارے جاندار مجھ میں موجود ہیں، ایسا سمجھ، ٹھیک اسی  
طرح میں آسمان کی طرح لائقی ہوں، وے مجھے گندہ نہیں کر پاتے۔ سوال پورا ہوا۔ یہی  
جوگ کا اثر ہے اب جوگی کیا کرتا ہے؟ اس پر فرماتے ہیں۔

सर्वभूतानि कौन्तेय प्रकृतिं यान्ति मामिकाम् ।

کلپکشیے پुنستاناں کلپا دوں ویسوزامیہم ۱۱۹۱

ارجن کلپ بدلاو کے تخلیلی دور میں سبھی میری قدرت یعنی میری فطرت کو حاصل کرتے ہیں اور بدلاو کی ابتداء میں میں ان کو بار بار ویسوزاماں خاص طور سے تکلیف کرتا ہوں تھے۔ تو وے پہلے سے، لیکن بد نما تھے، انہیں کی تخلیق کرتا ہوں، سجاتا ہوں، جو بے حس ہیں، انہیں بیدار کرتا ہوں بدلاو کیلئے ترغیب دیتا ہوں بدلاو کا مطلب ہے۔ تعمیری انقلاب، دنیوی دولت سے باہر نکل کر جیسے جیسے انسان روحانی دولت میں داخلہ پاتا ہے، یہیں سے بدلاو کلپ کی شروعات ہے اور جب خدائی احساس کو حاصل کر لیتا ہے، وہی کلپ بدلاو کا خاتمه ہے۔ اپنا عمل پورا کر کے بدلاو بھی تخلیل ہو جاتا ہے۔ یادِ الٰہی کی شروعات بدلاو کی ابتداء ہے اور یادِ الٰہی کی انتہا جہاں مقصد ظاہر ہو جاتا ہے، کلپ بدلاو کا خاتمه ہے، جب یہ خدائی نور سے مزین روح شکلوں (پونیوں) کی وجہ والے حسد و عداوت وغیرہ سے نجات پا کر اپنی دائمی حقیقی شکل میں مستقل ہو جائے، اسی کو شری کرشن کہتے ہیں کہ وہ میری فطرت کو حاصل کرتا ہے۔

جو عظیم انسان قدرت کو ختم کر کے حقیقی شکل میں داخلہ پا گیا، اُس کی قدرت کیسی؟ کیا اس میں قدرت باقی ہی ہے؟ نہیں، باب تین ۳۴ میں جو کے مالک کرشن کہہ چکے ہیں کہ سبھی جاندار اپنی قدرت کو حاصل کرتے ہیں۔ جیسا ان کے اوپر قدرت کی صفات کا دباؤ ہے، ویسا کرتے ہیں اور بدلاو دیدار کے ساتھ جانکاری رکھنے والا عالم بھی اپنی قدرت کے مطابق کوشش کرتا ہے وہ پیچھے والوں کے افادہ کیلئے کرتا ہے پوری طرح باخبر مبصر عظیم انسان کی بودوباش، ہی اس کی قدرت ہے۔ وہ اپنے اسی فطرت کے مطابق برتاو کرتا ہے، کلپ بدلاو کے خاتمه کے وقت لوگ عظیم انسان کی اسی بودوباش کو حاصل ہوتے ہیں۔ عظیم انسان کے اسی کارنامے پر پھر روشی ڈالتے ہیں۔

پ्रکृतिٰ س्वामवष्टभ्य विसूजामि पुनः पुनः ।

भूतग्रामभिमं कृत्स्नमवशं प्रकृतेर्वशात् ॥۱۵॥

اپنی خصلت یعنی عظیم انسان کی بودو باش کو منظور کر کے پرا پرکृتے رہشات میں موجود قدرت صفات کے دباؤ میں مجبور ہوئے ان تمام جاندار کو میں بار بار میں بس سزا میں خاص طور سے تخلیق اور خاص طور سے آراستہ کرتا ہوں، انہیں اپنے حقیقی شکل کی جانب بڑھنے کی ترغیب دیتا ہوں تب تو آپ اس عمل کی قید میں ہیں؟

ن च मां तानि कर्माणि निबध्नन्ति धनंजय ।

उदासीनवदासीमसक्तं तेषु कर्मसु ॥۱۶॥

بات ۲/۹ میں جوگ کے مالک شری کشن نے بتایا تھا کہ عظیم انسان کا طریقہ کار ماورائی ہے باب ۲/۹ میں بتایا کہ میں غیر مری طور سے عمل کرتا ہوں۔ یہاں بھی وہی کہتے ہیں کہ دھنخے۔ جن اعمال کو میں غیر مری طریقے سے کرتا ہوں، ان کے ساتھ میری رغبت نہیں ہے غیر جانب دار کی طرح قائم رہنے والے محدود حملہ کی حقیقی شکل کو وے اعمال اپنی قید میں نہیں رکھتے، کیوں کہ شرہ میں جو مقصد حاصل ہوتا ہے، اس میں قائم ہوں، لہذا انہیں کرنے کے لئے میں مجبور نہیں ہوں،

یہ تو فطرت کے ساتھ جڑی خصلت کے کاموں کا سوال تھا، عظیم انسان کی بودو باش تھی، ان کی تخلیق تھی، اب میری کار سازی سے جو تخلیق ہوتی ہے، وہ کیا ہے؟ وہ بھی ایک بدلاو ہے۔

मयाध्यक्षेण प्रकृतिः सूयते सच्चाचरम् ।

हेतुनानेन कौन्तेय जगद्विपरिवर्तते ॥۱۹۰॥

ارجن! میری صدارت میں ہر جگہ جلوہ گر میری کار سازی سے یہ قدرت (تینوں صفات سے مزین، قدرت آٹھ بنیادی خصائیں اور حساس ذی جس دونوں) متحرک و ساکن کے ساتھ دنیا کی تخلیق کرتے ہیں، جو کمتر درجہ کا بدلاو ہے اور اسی وجہ سے یہ دنیا آواگوں کے چکر میں گھومتی رہتی ہے دنیا کا یہ کمتر کلپ (بدلاو)، جس میں وقت کا بدلاو ہے، میری

مناسبت سے ہی قدرت ہی کرتی ہے، میں نہیں کرتا لیکن ساتویں اشلوک میں بیان کیا گیا کلپ (بدلاؤ) عبادت کی تحریک اور تاحد تکمیل رہنمائی کرنے والا انقلاب عظیم انسان خود کرتے ہیں ایک جگہ پر وے خود کارکن ہیں، جہاں وے خاص طور سے تخلیق کرتے ہیں۔ یہاں کارکن قدرت ہے، جو صرف میرے اشارے سے یہ وقت تبدیلی کرتی ہے۔ جس میں اجسام کا بدلاؤ، وقت کا بدلاؤ، دور کا بدلاؤ وغیرہ آتے ہیں۔ ایسا جاری و ساری اثر ہونے پر بھی کم عقل لوگ مجھے نہیں جانتے جیسے۔

अवजान्ति मां मूढा मानुषीं तनुमाश्रितम् ।

परं भावमजानन्तो मम भूतमहेश्वरम् ॥१९९॥

تمام جانداروں کی عظیم معبدوں کی شکل والے میرے اعلیٰ احساس کو نہ جانے والے لاعلم لوگ مجھے انسانی جسم کی بنیاد والا اور کمرت سمجھتے ہیں، تمام جانداروں کے درمیان ارباب کا بھی جو عظیم رب ہے، یعنی رب الارباب ہے اُس اعلیٰ احساس میں میں قائم ہوں، لیکن ہوں انسانی جسم والا، لاعلم لوگ اسے نہیں جانتے، وے مجھے انسان کہہ کر مخاطب کرتے ہیں ان کا قصور بھی کیا ہے؟ جب وے نگاہ ڈالتے ہیں تو عظیم انسان کا جسم ہی دکھائی پڑتا ہے، کیسے وے سمجھیں کہ آپ عظیم خدائی احساس میں قائم ہیں؟ وے کیوں نہیں دیکھ پاتے؟ اس پر کہتے ہیں۔

मोघाशा मोष्कर्मणो मोघज्ञाना विचेतसः ।

राज्ञसीमासुरीं चैव प्रकृतिं मोहिर्नीं श्रिताः ॥१९२॥

وے بیکار کی امید (جو بھی پوری نہ ہو، ایسی امید) بے کار کا عمل (بندش والا عمل بے کار کا علم (جود را صل جہالت ہے)۔) ویچेतस (خاص طور سے بے حس ہوئے، (دیو) را چھسوں) اور شیطانوں کی طرح فریفہت ہونے والی خصلت کے تحمل ہوتے ہیں یعنی دنیوی خصالوں والے ہوتے ہیں، لہذا انسان سمجھتے ہیں۔ شیطان اور دیومن کی ایک فطرت ہے، نہ کہ کوئی ذات یا شکل (یون) دنیوی خصلت والے مجھے نہیں جان پاتے، لیکن عابد

حضرات مجھے جانتے اور یاد کرتے ہیں

ہاتھانسٹु مां پार्थ दैर्वीं प्रकृतिमाश्रिताः ।

بھजन्तयनन्यमनसो ज्ञात्वा भूतानिमव्ययम् ॥۱۹۳॥

اے پارکھ! لیکن روحانی خصلت یعنی روحانی دولت کے متحمل عابد حضرات مجھے سارے جانداروں کے بنیادی وجہ، غیر مرئی اور لا فانی جان کر پورے خلوص کے ساتھ یعنی من کے اثنا میں کسی دوسرے کو جگہ نہ دے کر صرف مجھ میں عقیدت رکھ کر مسلسل میری یاد کرتے ہیں۔ کس طرح یاد کرتے ہیں؟ اس پر فرماتے ہیں،

سततं कीर्तयन्तो मां यतन्तश्च दृढब्रताः ।

नमस्यन्तश्च मां भक्त्या नित्ययुक्ता उपासते ॥۱۹۴॥

وے لگاتار فکر کے عزم میں اڑگ رہتے ہوئے میری خصوصیات کی فکر کرتے ہیں، حصول کے لئے کوشش کرتے ہیں اور میرا بار بار آداب کرتے ہوئے ہمیشہ مجھ سے مزین ہو کر لاشریک عقیدت سے میری عبادت کرتے ہیں، مسلسل لگے رہتے ہیں، کون سی عبادت کرتے ہیں، کیسا ہے یہ کارنامہ؟ کوئی دوسری عبادت نہیں بلکہ وہی (یگ) جسے تفصیل کے ساتھ بیان کر آئے ہیں اُسی عبادت کو یہاں مختصر میں جوگ کے مالک شری کرشن دوبارہ بیان کر رہے ہیں۔

ज्ञानयज्ञेन चाप्यन्ये यजन्तो मामुपासते ।

एकत्वेन पृथक्त्वेन बहुधा विश्वतोमुखम् ॥۱۹۵॥

ان میں سے کوئی تو مجھ پر جلوہ گر عظیم انسان روح مطلق کو علمی یگ کے ذریعے عبادت کرتے ہیں یعنی اپنے نفع و نقصان اور قوت کو سمجھ کر اسی معینہ عمل یگ میں لگتے ہیں۔ کچھ لوگ لاشریک عقیدت سے میری عبادت کرتے ہیں کہ مجھے اسی میں جنم ہونا ہے اور دوسرے لوگ جب سب کچھ الگ رکھ کر، مجھے سپرد کر کے بغرض خدمت کے خیال سے میری عبادت کرتے ہیں اور تمام طرح سے عبادت کرتے ہیں، کیوں کہ ایک ہی یگ کے یہ

سچی اونچے نیچے درجات ہیں۔ یگ کی شروعات خدمت سے ہی ہوتی ہے، لیکن اس کا آغاز کیسے ہوتا ہے؟ جوگ کے مالک شری کرشن فرماتے ہیں۔ یگ میں کرتا ہوں۔ اگر عظیم انسان رکھ بان نہ ہوں تو یگ پورا نہیں ہوگا، انہیں کے نگرانی میں ریاضت کش سمجھ پاتا ہے کہ باب وہ کس سطح پر ہے۔ کہاں تک پہنچ سکا ہے؟ درحقیقت یگ کا کارکن کون ہے؟ اس پر جوگ کے مالک شری کرشن فرماتے ہیں۔

اَهْ كُرُّوْرْ هَنْ يَنْنَهْ سَوَادِهِمْ مَهْمَوْدِيْدِمْ ।

مَنْتُرُوْهَمْ مَهْمَوْدِيْدِمْ ١١٩٦ ॥

کارکن میں ہوں۔ درحقیقت کارکن کے پیچھے متحرک کی شکل میں ہمیشہ مترجم بھگوان، ہی ہے ریاضت کش کی کامیابی، میری دین ہے۔ یگ میں ہوں۔ یگ عبادت کا طریقہ کار خاص ہے۔ تکمیلہ دور میں یگ جس کی تخلیق کرتا ہے، اُس آبِ حیات کو نوش فرمانے والا انسان ابدی معبد میں داخلہ پاجاتا ہے۔ آباد اجداد کو دی جانے والی خوراک (سوخا) سمیدھا۔ ہون کی چیزیں میں ہوں یعنی ماضی کے بے شمار تاثرات کی تحلیل کرنا، انہیں آسودگی عطا کر دینا میری نیاز ہے دنیوی آزادوں سے نجات دلانے والی دور میں ہوں مجھے حاصل کر لوگ اس آزاد سے چھٹکارا پاجاتے ہیں، دعا (منتر) میں ہوں۔ من کو سانس کے نقش میں روک لینا میری دین ہے۔ اس روک کے کام میں تیزی لانے والی چیز (گھی)، (آج۔ ہون کی چیزیں) گھی میں ہوں۔ میرے ہی نور میں من کے سارے خصائص تحلیل ہوتے ہیں اور ہون یعنی سپردگی بھی میں ہوں،

یہاں جوگ کے مالک شری کرشن بار بار، میں ہوں، کہہ رہے ہیں۔ اس کا مطلب محض اتنا ہے کہ میں ہی محرک کی شکل میں روح سے وابستہ ہو کر کھڑا ہو جاتا ہوں اور لگا تار فیصلہ دیتے ہوئے جوگ کے ریاضت کو پوری کرتا ہوں، اسی کا نام خصوصی علم ہے۔ ”قابل احترام مہاراج جی“ کہا کرتے تھے کہ۔ ”جب بھگوان رکھ بان ہو کرتفس پر روک

تحام نہ کرنے لگیں، تب تک یادِ الٰہی (بھجن) کی شروعات ہی نہیں ہوتی، کوئی لاکھ آنکھ بند کرے، یاد کرے، جسم کو تپاڑا لے لیکن جب تک جس روح مطلق کی ہمیں چاہت ہے۔ جس سطح پر ہم کھڑے ہیں اُس سطح پر اتر کر روح سے وہ بیدار نہیں ہو جاتا، تب تک صحیح تعداد میں یاد کی شکل سمجھ میں نہیں آتی، الہنا مہاراج جی، کہتے تھے۔ ”میری شکل کو پکڑو میں سب کچھ عطا کروں گا“، شری کرشن فرماتے ہیں سب کچھ مجھ سے ہوتا ہے۔

pitāhamस्य जगतो माता धाता pitāमहः ।

वेदं पवित्रमोकार ऋक्साम यजुरव च ॥१७॥

ارجن! میں ہی تمام دنیا کا دھاتا، یعنی سنبھالنے والا ہوں، والد، یعنی پرورش کرنے والا، مادر، یعنی پیدا کرنے والی، یعنی بنیادی مخرج ہوں، جس میں سمجھی داخلہ پاتے ہیں اور قابل فہم قدوس اوم کار، یعنی اہم آکار: ایتی اومکار، یعنی اہم آکار: ایتی اومکار، یعنی بینا دی مخرج ہوں، وہ تم ہو وغیرہ ایک دوسرے کے مترادف ہیں شکل میں ہے، سوا ہم تو مس، وہ میں ہوں، وہ تم ہو وغیرہ ایک دوسرے کے مترادف ہیں ایسی جانے کے لائق حقيقة شکل میں ہی ہوں یعنی مکمل التجا' سाम، یعنی مساوات دلانے والا طریقہ کار جو یعنی یگ کا خصوصی طریقہ بھی میں ہی ہوں، جو گ کے آغاز کے مذکورہ تینوں ضروری حصے مجھ سے صادر ہوتے ہیں۔

गतिर्भार्ता प्रभुः साक्षी निवासः शरणं सुहृत् ।

प्रभवः प्रजयः स्थानं निधानं बीजमव्ययम् ॥१८॥

اے ارجن! یعنی قابل حصول اعلیٰ نجات، یعنی پرورش کرنے والا، سب کا مالک ساک्षी، یعنی ناظر کی شکل میں موجود سب کو جانے والا قابل پناہ سب کا مقام بے غرض محبوب دوست، تخلیق اور خاتمه (قیامت) یعنی مبارک نامبارک تاثرات کی تخلیل اور لا فانی وجہ میں ہوں، یعنی آخر میں جب داخلہ ملتا ہے وے ساری شوکتیں میں ہی ہوں

तपाम्यहमहं वर्षं निगृहणाम्युत्सूजामि च ।

अमृतं चैव मृत्यश्च सदसच्चाहमर्जुन ॥१९॥

میں سورج کی شکل تپتا ہوں۔ بارش کو راغب کرتا ہوں، موت سے ماوراء، لافانی  
غضیر اور موت، حق اور باطل سب کچھ میں ہی ہوں، یعنی جو عالی نور عطا کرتا ہے۔ وہ سورج  
میں ہی ہوں کبھی بھی یاد کرنے والے مجھے باطل بھی مان بیٹھتے ہیں۔ وے وفات کو حاصل  
کرتے ہیں اس طرح بیان کرتے ہیں۔

त्रैविद्या मां सोमपाः पूतपापा-

यज्ञैरिष्ट्वा स्वर्गतिं प्रार्थयन्ते ।

ते पुण्यमासाद्य सुरेन्द्रलोक-

मशनन्ति दिव्यन्दिवि देवभोगान् ॥२०॥

علم عبادت کے تینوں حصے۔ رک، سام، اور میجو، یعنی التجا، مساوات کا طریقہ کار  
اور گیگ کا برداشت کرنے والے سوم یعنی چاند کے کمزور روشنی کو پانے والے گناہ سے آزاد ہو کر  
مقدس ہوئے انسان اُسی گیگ کے معینہ عمل (طریقہ کار) کے ذریعہ معبود کی شکل میں میری  
عبادت کو جنت کیلئے دعا کرتے ہیں۔ یہی غیر مناسب کہی جانے والی باطل خواہش ہے۔  
اس کے بد لے انہیں موت ملتی ہے۔ اُن کا دوبارہ جنم ہوتا ہے، جیسا گزشتہ اشلوک میں  
جوگ کے مالک نے بتایا، وے عبادت میری ہی کرتے ہیں، اُس معینہ طریقہ کار سے  
عبادت کرتے ہیں، لیکن بد لے میں جنت کی التجا کرتے ہیں۔ وے انسان اپنی نیکی کے  
نتیجے میں دیوتاؤں کے بادشاہ اندر کی سلطنت (اندرلوک) فردوں کو حاصل کرنے جنت میں  
دیوتاؤں کے بہترین تعیشات کا لطف اٹھاتے ہیں، یعنی یقیش بھی میں ہی عطا کرتا ہوں۔

ते तं भुक्त्वा स्वर्गलोकं विशालं विशालं

क्षीणे पुण्ये मर्त्यलोकं विशन्ति ।

एवं त्रयीधर्मनुप्रपन्ना

गतागतं कामकामा लभन्ते ॥२१॥

وے اُس عظیم جنت کے عیش و عشرت کا لطف اٹھا کر ثواب کے ختم ہونے پر عالم

ناسوت (مर्त्यकीن) یعنی آمدورفت کو حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح تین فرائض۔ التجا۔ مساوات اور یگ تینوں طریقوں سے ایک ہی یگ کا آغاز کرنے والے، میری پناہ میں رہنے والے بھی خواہش مندانسان بار بار آمدورفت کو یعنی دو باہ جنم لینے کے لئے مجبور ہوتے ہیں لیکن ان کی بنیاد کا خاتمه کبھی نہیں ہوتا، کیوں کہ اس راہ میں تختم کی فنا نہیں ہے۔ لیکن جو کسی طرح کی خواہش نہیں کرتے، انہیں کیا حاصل ہوتا ہے؟

انनन्याशिचन्तयन्तो मां ये जना: पर्युपासते ।

तेषां नित्याभियुक्तानां योगक्षेमं वहाम्यहम् ॥२२॥

لاشریک عقیدت، سے مجھ میں موجود عقیدت مند مجھ بھگوان کی حقیقی شکل کی مسلسل فکر کرتے ہیں، ذرا بھی کوتاہی نہ کرتے ہوئے میری عبادت کرتے ہیں، ان ہمیشہ وحدانیت سے مزین انسانوں کی خیریت کا وزن میں خود اٹھاتا ہوں۔ یعنی ان کے جوگ کی حفاظت کی ساری ذمہ داری اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہوں۔ اتنا ہونے پر بھی لوگ دوسرے دیوتاؤں کو یاد کرتے ہیں۔

येऽप्यन्यदेवता भक्ता यजन्ते श्रब्धयान्विताः ।

तेऽपि मामेव कौन्तेय यजन्त्यविधिपूर्वकम् ॥२३॥

کون تے! جو عقیدت مند بندے دوسرے دوسرے دیوتاؤں کی عبادت کرتے ہیں۔ وے بھی میری ہی عبادت کرتے ہیں، کیوں کہ وہاں دیوتانام کی کوئی چیز تو نہیں ہوئی، لیکن انکی وہ عبادت غیر مناسب طریقہ سے ہے۔ یہ مجھے حاصل کرنے کا مناسب طریقہ نہیں ہے۔

یہاں جوگ کے مالک شری کرشن نے دوسری بار بار دیوتاؤں کے موضوع کو لیا ہے۔ سب سے پہلے باب سات کے بیسویں سے تیسویں اشلوک تک انہوں نے کہا کہ۔ ارجمن! خواہشات کے ذریعے جن کے علم کا انگو کر لیا گیا ہے، ایسے کم عقل انسان دوسرے

دیوتاؤں کے عبادت کرتے ہیں اور جہاں عبادت کرتے ہیں، وہاں دیوتانام کا کوئی قادر اقتدار تو ہے نہیں لیکن، پہل آسیب وغیرہ یا جہاں کہیں بھی ان کی عقیدت جھک جاتی ہے وہاں کوئی دیوتا نہیں ہے۔ میں ہی ہر جگہ ہوں اُس جگہ پر میں ہی کھڑا ہو کر ان کی دیوتا والی عقیدت کو مستقل کرتا ہوں، میں ہی شمرہ کا طریقہ نکالتا ہوں، شمرہ دینتا ہوں، شمرہ یقینی طور پر ملتا ہے، لیکن ان کا شمرہ فانی ہے۔ آج ہے، تو کل اطف اٹھانے میں آجائے گا۔ ختم ہو جائے گا جب کہ میرا بندہ ختم نہیں ہوتا لہذا وے کند ذہن لوگ جنکے علم کا اغوا ہو گیا ہے وہی دوسرے دیوتا کی عبادت کرتے ہیں۔

پیش کردہ باب نو کے تیس سے چھیویں اشلوک تک جوگ کے مالک شری کرشن پھر دوبارہ کہتے ہیں کہ ارجمن! جو عقیدت کے ساتھ دیگر دیگر دیوتاؤں کی عبادت کرتے ہیں وے میری ہی عقیدت کرتے ہیں، لیکن ان کی عبادت کا طریقہ غیر مناسب ہے۔ وہاں دیوتانام کی کوئی قادر چیز نہیں ہے، ان کے حصول کا طریقہ غلط ہے۔ اب سوال اٹھتا ہے کہ، جب وے بھی بہت پہلے سے آپ کی ہی عبادت کرتے ہیں اور شمرہ بھی ملتا ہی ہے۔ تو برائی کیا ہے؟

अहं हि सर्वयज्ञानां भोक्ता च प्रभुरेव च ।

न मु मामधिजान्ति तत्त्वेनातश्च्यन्ति ते ॥१२४॥

تمام گیوں کے صارف یعنی گیجس میں تحلیل ہوتے ہیں، گیک کے تیجے میں جو حاصل ہوتا ہے، وہ میں ہوں اور مالک بھی میں ہوں، لیکن وے مجھے عضر سے اچھی طرح نہیں جانتے لہذا 'च्यवान्ति'، گرتے ہیں۔ یعنی وے کبھی دیگر دیوتاؤں کی طرف راغب ہوتے ہیں، اور عضر سے جب تک نہیں جانتے، تب تک اپنے خواہشات سے بھی راغب رہتے ہیں، ان کا انجام کیا ہے؟

यान्ति देवता देवान् पितृन्यान्ति पितृत्रताः ।

بُوٹا نی یا نتی بھتے ج्या یا نتی مधाजिनो ڈپی مامू ॥۲۵॥

ارجن! دیوتاؤں کی عبادت کرنے والے دیوتاؤں کی نسبت حاصل کرتے ہیں، دیوتا ہیں تو اقتدار کی بدلتی ہوئی شکل وے اپنے صالح اعمال کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔ آباء اجداد کی عبادت کرنے والے اجداد کو حاصل کرتے ہیں یعنی ماضی میں الجھے رہتے ہیں آسیب کی عبادت کرنے والے آسیب ہوتے ہیں، جسم حاصل کرتے ہیں، اور میرا بندہ مجھے حاصل کرتا ہے وے میری مجسم حقیقی شکل ہوتے ہیں، ان کا زوال نہیں ہوتا۔ اتنا ہی نہیں، میری عبادت کا طریقہ بھی آسان ہے۔

ਪत्रं पुष्टं फलं तोयं यो मे भक्त्या प्रयच्छति ।

तदहं भक्त्युपहृतमनामि प्रयतात्मनः ॥۲۶॥

بندگی کی شروعات بیہیں سے ہوتی ہے کہ۔ پتہ، پھول، پھل، پانی وغیرہ جو کوئی مجھے عقیدت کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ من سے کوشش کرنے والے اُس بندہ کا وہ سب کچھ میں کھاتا ہوں یعنی قبول کرتا ہوں۔ لہذا۔

यत्करोषि यदश्नासि यज्ञुहोषि ददासि यत् ।

यत्पस्यसि कौन्तेय तत्कुरुष्य मर्दर्पणम् ॥ २७ ॥

ارجن! تو جو عمل (حقیقی عمل) کرتا ہے، جو کھاتا ہے، جو ہوں، کرتا ہے، سپردگی کرتا ہے، صدقہ دیتا ہے، من کے ساتھ حواس کو جو میرے مطابق تپاتا ہے، وہ سب مجھے سپرد کر یعنی میرے لئے وقف ہو کر یہ سب کر۔ سپرد کرنے سے جوگ حفاظت کی ذمہ داری میں لے لوں گا۔

शुभाशुभफलैरेवं मोक्ष्यसे कर्मबन्धनैः ।

सन्न्यासयोयुक्तात्मा विमुक्तो मामुैष्यसि ॥۲۸॥

اس طرح سارا کچھ کا وقف کر کے ترک دنیا کے جوگ سے مزین ہو تو مبارک۔

نامبارک شہر دینے والے اعمال کی بندش سے آزاد ہو کر مجھے حاصل کرے گا۔

مذکورہ بالاتین اشلوکوں میں جوگ کے مالک شری کرشن نے بسلسلہ ریاضت اور اس کے شمرہ کی عکاسی کی ہے۔ پہلے پتہ، پھول، پھل، پانی کی پورے خلوص سے سپردگی، دوسرے خود سپردگی کے ساتھ عمل کا برتا اور تیسرے پوری سپردگی کے ساتھ سب کچھ کا ایثار ان کے ذریعے عمل کی بندش سے آزاد (خاص طور سے آزاد) ہو جائے گا۔ آزاد ہو جانے سے ملے گا کیا؟۔ بتایا، مجھے حاصل ہو گا یہاں نجات اور حصول ایک دوسرے کے تکمیلہ ہیں آپ کا حصول ہی نجات ہے، تو اس سے فائدہ اس پر فرماتے ہیں۔

سਮوڈھن سर्वभूतेषु न मे द्वेष्योऽस्ति न प्रियः ।

ये भजन्ति तु मां भक्त्या मयि ते तेषु चाप्यहम् ॥۲۶॥

میں سارے جانداروں میں معتدل ہوں، دنیا میں نہ کوئی میرا پسندیدہ ہے اور نہ ناپسندیدہ ہے، لیکن جو لاشریک بندہ ہے، وہ مجھ میں ہے اور میں اس میں ہوں، یہی میرا واحد رشتہ ہے۔ اس میں پوری طرح طاری ہو جاتا ہے۔ مجھ میں اور اس میں کوئی فرق نہیں رہ جاتا۔ تب تو بہت خوش قسمت لوگ ہی یادِ الٰہی میں لگتے ہوں گے؟ یاد کرنے کا حق کے ہے اس پر جوگ کے مالک شری کرشن فرماتے ہیں۔

आधुरव चेत्सुदुराचारो भजते मामनन्यभाक् ।

साधुरेव स मन्तव्यः सम्यग्व्यसितो हि सः ॥۲۰॥

اگر بے انتہا بد کار بھی لاشریک عقیدت سے یعنی میرے سوا کسی دوسری چیز یاد یوتا کونہ یاد کر صرف مجھے ہی مسلسل یاد کرتا ہے۔ وہ سادھو ہی ماننے لاکت ہے۔ ابھی وہ سادھو ہوا نہیں ہے، لیکن اس کے ہو جانے میں شبہ بھی نہیں، کیوں کہ وہ حقیقی خود ارادی کے ساتھ لگ گیا ہے۔ لہذا یاد آپ بھی کر سکتے ہیں بشرطیکہ آپ انسان ہوں، کیوں کہ انسان ہی حقیقی ارادہ والا ہے، گیتا، گناہ گاروں کو نجات دلاتی ہے اور وہ را ہی ہے۔

کشیپ्रं भवति धर्मात्मा शश्वच्छन्ति निगच्छति ।

कौन्ते प्रतिजानीहि न मे भक्तः प्रणश्यति ॥ ३९ ॥

اس یاداللہی کے زیر اثر وہ بدکار بھی جلد ہی دیندار ہو جاتا ہے، اعلیٰ دین روح مطلق سے وابسط ہو جاتا ہے اور ہمیشہ رہنے والے اعلیٰ سکون کی حاصل کر لیتا ہے۔ کون تے، تو پورے یقین کے ساتھ اس سچائی کو جان کر، میرا بندہ کبھی فنا نہیں ہوتا، اگر ایک جنم میں نجات نہیں ملی تو اگلے جنم میں بھی وہی ریاضت کر کے جلد ہی اعلیٰ سکون کو حاصل کر لینا ہے۔ لہذا نیک چلن اور بدکار سمجھی کو یاد کرنے کا حق ہے۔ اتنا ہی نہیں، بلکہ۔

मां हि पार्थ व्यपाश्रित्य येऽपि स्युः पापयोनयः ।

स्त्रियो वैश्यास्तथा शूद्रास्तेऽपि यान्ति परां गतिम् ॥ ३२ ॥

پاڑھ! عقیدت 'वैश्य' شدروغیرہ اور جو کوئی گناہ کی شکل (یو نیوں) والے بھی کیوں نہ ہوں، وے سبھی میری پناہ میں آ کر اعلیٰ نجات کو حاصل کرتے ہیں۔ لہذا یہ گیتا محض انسان کیلئے ہے چاہے وہ کچھ بھی کرتا ہو، کہیں بھی پیدا ہوا ہو، سب کے لئے یہ ایک طرح بھلانی کی نصیحت دیتی ہے، 'گیتا' علمگیر ہے۔

پاپ یوں (قصورواری شکل) باب ۱۶/۷۔ ۲۱ میں شیطانی خصلت کے نشانات کے تحت بندہ پرور بیان کیا ہے کہ جو لوگ شریعت کے طریقہ کو ترک کر مغض نام کے یگوں کے غرور کے ساتھ یگ کرتے ہیں، وے انسانوں میں بدکار ہیں۔ یگ ہے نہیں، لیکن یگ کا نام دے رکھا ہے اور غرور سے یگ کرتا ہے، وہ بدخون اور بدکار (قصوروار شکل) ہے۔ جو مجھ روح مطلق سے حسر کھنے والے ہیں، وہی گنہ گار ہیں، وہی شدراہ معبود کے زینے ہیں عورتوں کے متعلق کبھی قدر و منزلت، کبھی حقارت کا خیال، معاشرہ میں ہمیشہ رہا ہے، لہذا شری کرشن نے ان کا نام لیا۔ لیکن جوگ کے طریقہ کار میں عورت اور مرد دونوں کا برابر کا ہی دخل ہے۔

किं पुनर्ब्राह्मणाः पुण्या भक्ता राजर्जयस्तथा ।

### �नیتیم سو خ ہ لومکمیم پرای بجسخ مام ॥ ۳۳ ॥

پھر تو برہمن اور شاہی عارف چھتری درجہ حاصل کرنے والے عقیدت مندوں کے لئے کہنا ہی کیا ہے؟ برہمن ایک خصوصی حالت ہے، جس میں معبد سے نسبت دلا دینے والی ساری صلاحیتیں موجود ہیں، سکون، خاکساری، تحریباتی، حصولیابی، تصور اور معبد کی رہنمائی میں جس میں آگے بڑھنے کی صلاحیت ہے، یہی برہمن کی حالت ہے۔ شاہی عارف چھتری میں مال وزروہ کامیابیوں کا پھیلاؤ، بہادری، حکمرانی کی خصلت، پیچھے قدم نہ ہٹانے کی فطرت رہتی ہے۔ اس جوگ کی سطح پر پہنچے ہوئے جوگی توانیات پاتے ہیں، ان کیلئے کیا کہنا ہے، لہذا ارجمن۔ تو آرام سے عاری وقتی طور سے اس انسانی جسم کو پا کر میری ہی یاد کر اس فانی جسم کی شفقت میں وقت ضائع نہ کر۔

جوگ کے مالک شری کرشن نے یہاں چوتھی بار برہمن چھتری،<sup>ویشیخ</sup> اور شُدر کا ذکر کیا؟ باب دو میں انہوں نے کہا کہ چھتری کیلئے جنگ سے بڑھ کر بھلانی کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ باب تین میں انہوں نے کہا کہ اپنے فرض منصبی میں موت بھی بہتر ہے، باب چار میں انہوں نے مختصر میں بتایا کہ، چار نسلوں کی تخلیق میں نے کی۔ تو کیا انسان کو چار ذاتوں میں بانٹا؟ بولے نہیں: ”ぐण کرم وی�اگا شا：“ صفات کئے پیانے سے عمل کو چار درجات میں رکھا۔ شری کرشن کے مطابق ”عمل“ واحد یگ کا طریقہ کار ہے۔ لہذا اس یگ کے کرنے والے چار طرح کے ہیں، ابتدائی دور میں یہ یگ کا کارکن شُدر ہے، کم علم ہے کچھ کرنے کی صلاحیت بڑھی، روحانی دولت کا اضافہ ہوا تو وہی یگ کا کارکن و لیش بن گیا اس سے آگے بڑھنے پر قدرت کی تینوں صفات کو کاٹنے کی صلاحیت آجائے پر وہی ریاضت کش چھتری درجہ کا ہے اور جب اسی ریاضت کش کی خصلت میں معبد سے نسبت دلانے والی صلاحیت ڈھل جاتی ہیں، تو وہی برہمن ہے و لیش اور شُدر کے بہ نسبت چھتری اور برہمن درجے کا ریاضت کش حصوں کے زیادہ قریب ہے۔ شُدر اور و لیش بھی اُسی معبد سے نسبت پا کر پر سکون ہوں

گے۔ پھر اس کے آگے کے مرتبہ والاں کو تو کہنا ہی کیا ہے؟ ان کے لئے تو طے ہی ہے۔ ’گیتا، جن اپنڈوں (شری یقون) کامغزخن ہے، ان میں ربوی عالمہ خواتین کے واقعات بھرے پڑے ہیں۔ غیر مستند مذہب سے ڈرنے والے، قدامت پرست وید کو پڑھنے نہ پڑھنے کے حق کا انتظام دینے میں سرکھپاتے رہے، جوگ کے مالک شری کرشن کا صاف اعلان ہے کہ یگ کے لئے کئے جانے والے معینہ عمل میں عورت، مرد سبھی کو برابر حق ہے۔

لہذا وے یاد کے عقیدہ پر ہمت افزائی کرتے ہیں۔

مnmnA भव मद्भक्तो मद्याजी मां नमस्कुरु ।

मामेवैष्णवि युक्तचैमात्मानं मत्परायणः ॥ ३४ ॥

ارجن! مجھ میں ہی میں لگانے والا بن۔ سوا میرے دوسرا خیالات میں نہ آنے پائیں۔ میرا لاشریک بندہ بن۔ مسلسل غور و فکر میں لگ۔ عقیدت کے ساتھ میری ہی مسلسل عبادت کر اور میرا ہی آداب بجا، اس طرح میری پناہ میں ہو کر، روح کو مجھ میں کیتاں کے خیال سے قائم ہو کر تو مجھے ہی حاصل کرے گا۔ یعنی میرے ساتھ کیتاں حاصل کرے گا؟

## مغز سخن

اس باب کے شروع میں شری کرشن نے ارشاد فرمایا۔ ارجن! تیرے جیسے بے عیب بندہ کے لئے میں اس علم کو خصوصی علم کے ساتھ بیان کروں گا، جس کو جانے کے بعد کچھ بھی جاننا باقی نہیں رہے گا، اسے جان کر تو دنیا کی بندش سے آزاد ہو جائے گا۔ یہ علم سارے علوم کا شہنشاہ ہے۔ علم وہ ہے، جو عالمی معبود سے نسبت دلانے کے لیے علم اُس کا بھی شہنشاہ ہے۔ یعنی یقینی طور پر بھلائی کرنے والا ہے۔ یہ تمام بصیرت راز کا بھی شہنشاہ ہے، پوشیدہ چیز کو بھی آشکارہ کرنے والا ہے۔ یہ ظاہری ثمرہ والا، ریاضت کرنے میں سہل اور لافقی ہے تھوڑی

بھی اس کا وسیلہ آپ سے کامیاب ہو جائے، تو اس کا بھی خاتمہ نہیں ہوتا، بلکہ اس کے زیر اثر وہ اعلیٰ شرف تک پہنچ جاتا ہے۔ لیکن اس میں ایک شرط ہے۔ عقیدت سے عاری انسان اعلیٰ نجات کو نہ حاصل کر دینیوں بھول بھلیے میں بھکٹا رہتا ہے۔

جوگ کے مالک شری کرشن نے جوگ کی شوکت پر بھی روشنی ڈالی غموں کے وصل کا فراق ہی جوگ ہے یعنی جو دنیا کے وصل و فراق سے ہر طرح مبراء ہے، اُس کا نام ہے جوگ۔ عنصر اعلیٰ روح مطلق کے ملن کا نام جوگ ہے۔ روح مطلق کا حصول ہی جوگ کی انتہا ہے۔ جو اس سے نسبت پا گیا، اُس جوگی کے اثر کو دیکھ کر تمام دنیا کا مالک اور جانداروں کا رازق ہونے پر بھی میری روح ان جانداروں سے لائق ہے۔ میں خود کفیل ہوں، وہی ہوں جیسے آسمان میں پیدا سب جگہ چکر لگانے والی ہوا آسمان میں ہی موجود ہے، لیکن اسے گندہ نہیں کر پائی، اُسی طرح تمام جاندار مجھ میں موجود ہیں، تحلیل ہوئے ہیں لیکن میں اُن سے ملوث نہیں ہوں۔

ارجن کلپ (بدلاو) کی ابتداء میں میں جانداروں کو خاص طریقے سے تخلیق کرتا ہوں، سجا تا ہوں اور کلپ کے (بدلاو) اتمامی دور میں تمام جاندار میری فطرت کو یعنی جوگ کے حامل عظیم انسان کی بودوباش کو، اُن کے غیر مرئی خیال کو حاصل کرتے ہیں۔ اگرچہ عظیم انسان دنیا سے ماوراء ہے، لیکن حصول کے بعد خود خیالی یعنی خود میں مستقل رہتے ہوئے عوامی فراہم کے لئے جو کام کرتا ہے، وہ اُس کی ایک بودوباش ہے۔ اس بودوباش کے کار و بار کو اُس عظیم انسان کی فطرت کہہ کر مخاطب کیا گیا ہے۔

ایک خالق برہما تو میں ہوں، جو جانداروں کو کلپ (بدلاو) کیلئے ترغیب دیتا ہوں اور دوسروی تخلیق کرنے والی تینوں صفات والی قدرت ہے، جو میری فطرت سے متحرک وسا کن کے ساتھ سارے جانداروں کو تخلیق کرتی ہے، یہ بھی ایک کلپ (بدلاو) ہے، جس میں جسمانی بدلاو، فطری بدلاو اور دور کا بدلاو مضمرا ہے۔ گووال تلسی داس جی بھی یہی کہتے

‘एक दुष्ट अतिशाय दुःखरूपा जा बस जीव परा भव कपा ॥ (रामचरित ہیں۔)

بناں (3/14/5)

قدرت کی دو قسمیں۔ علم اور جہالت ہیں ان میں جہالت بد ہے تکلیف دہ ہے، جس سے لاچار جاندار دنیوی کنوں میں پڑا ہے۔ جس سے تغیب پا کر جاندار وقت، عمل، فطرت اور صفات کے دائرہ میں آ جاتا ہے، دوسرا ہے۔ علمی فطرت جیسے شری کرشن۔ میں تخلیق کرتا ہوں، گوسوامی تلشی داس جی کے مطابق معبد تخلیق کرتے ہیں جن گونہ اک رچہ جاگ گونہ اک رچہ جاگ کرنے والے ہیں۔

بسا جاکے। پ्रभु پریل نیج بس تاکے। (رामचارित بناں (3/14/6)

یہ (فطرت) دنیا کی تخلیق کرتی ہے۔ جس کے زیر اثر صفات ہیں، افادی صفات واحد معبد میں ہے۔ دنیا میں صفات ہیں، ہی نہیں، وہ توفیقی ہے، لیکن علم میں معبد ہی محرک بن کر کرتے ہیں۔

اس طرح بدلاو دو طرح کے ہیں ایک تو چیزوں کا، جسم اور دور کا بدلاو (کلپ) ہے، لیکن یہ بدلاو قدرت ہی میں میرے توسط سے کرتی ہے۔ لیکن اس سے عظیم کلپ، جو روح کو لطیف شکل عطا کرتا ہے، اس کی آرائش عظیم انسان کرتے ہیں۔ وے بے جس جانداروں کو حساس بناتے ہیں۔ یادا<sup>اللہی</sup> کی ابتداء ہی اس کلپ (بدلاو) کی شروعات ہے اور یادا<sup>اللہی</sup> کی انتہا کلپ کا خاتمه ہے۔ جب یہ بدلاو دنیوی آزاد سے پوری طرح صحت مند بنائے دائی معبود میں نسبت دلا دیتا ہے، اُس ابتدائی دور میں جو گی میری بودباش اور میری حقیقی شکل کو حاصل کر لیتا ہے۔ حصول کے بعد عظیم انسان کی بودباش ہی اس کی فطرت ہے۔

مذہبی کتابوں میں واقعات ملتے ہیں کہ، چاروں زمانوں (ست جگ) تیرتا دواپر، کل جگ) کے گزر جانے پر ہی کلپ (بدلاو) پورا ہوتا ہے، قیامت ہوتی ہے عام طور سے لوگ اسے حقیقی نہیں سمجھتے (ویگ) دور کا مطلب ہے دو آپ الگ ہیں معبود الگ ہے، تب تک دور کے فرائض رہیں گے۔ گوسوامی جی رام چرت مانس، اُتر کانٹ میں، اس کا ذکر کیا

ہے، جب ملکات مذموم متحرک ہوتے ہیں ملکات رویہ معمولی تعداد میں ہیں چاروں طرف دشمنی اور مخالفت ہے ایسا کلگ کا ہے۔ وہ یادِ الٰہی میں نہیں لگ پاتا لیکن ریاضت شروع ہونے پر دور بدل جاتا ہے ملکات رویہ میں اضافہ ہونے لگتا ہے ملکات مذموم گھٹنے لگتا ہے، تھوڑا بہت ملکات فاضلہ ہی خصلت میں آ جاتے ہیں، خوشی اور خوف کی کشش بنی رہتی ہے تو وہی ریاضتی (دواپر) کلگ کے پہلے والا دور کی حالت میں آ جاتا ہے۔ بتدربخ ملکات فاضلہ کا اضافہ ہونے پر ملکات رویہ بہت کم رہ جاتا ہے، عبادت کے عمل میں انسیت پیدا ہو جاتی ہے، ایسے ترتیباً یگ (دواپر کے پہلے والا دور) میں ایثار کی حالت والا ریاضت کش مختلف یگ کرتا ہے 'یجنا نان' جپ یہ ڈسیم (یعنی یہ علم کا دور یعنی کامیابی کا دور خواہ است جگ (دور حق) کا اثر ہے۔ اس وقت جوگی حضرات خصوصی علم والے ہوتے ہیں، معبدو سے نسبت بنانے والے ہوتے ہیں، قدرتی طور سے قوتِ تصور کی ان میں صلاحیت رہتی ہے۔

ہوش مند لوگ دور فرائض کے اتار چڑھاؤ کو من کی گہرائی کے ساتھ سمجھتے ہیں من پر قابو پانے کے لئے بے دینی کوتک کر کے دین کی طرف مخاطب ہو جاتے ہیں پابند من کی بھی تخلیل ہو جانے پر دوروں کے ساتھ کلپ کا بھی خاتمه ہو جاتا ہے تکمیل میں دخل دلا کر کلپ بھی ساکن ہو جاتا ہے۔ یہی قیامت ہے، جب یہ قدرت اُس اعلیٰ انسان میں تخلیل ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد عظیم انسان کی جوبودو باش ہے۔ وہی اس کے فطرت ہے، وہی اس کا مزاج ہے۔

جوگ کے مالک شری کرشن کہتے ہیں، ارجمن! جاہل لوگ مجھے نہیں جانتے، مجھ رب الارباب کو بھی ناچیز سمجھتے ہیں عام آدمی مانتے ہیں۔ ہر ایک عظیم انسان کے ساتھ یہی پریشانی رہی ہے کہ اس دور کے سماج نے ان کی ان دیکھی کی ان کی ڈٹ کر مخالفت ہوئی۔

شری کرشن بھی اس سے ماورائیں تھے۔ وے کہتے ہیں کہ میرا مقام اعلیٰ احساس میں ہے، جسم میرا بھی انسان کا ہی ہے۔ لہذا کم عقل انسان مجھے کمتر کہہ کر، انسان بتا کر مخاطب کرتے ہیں۔ ایسے لوگ بے کار کی امید والے ہیں، بے سو عمل والے ہیں، لا حاصل علم والے ہیں کہ کچھ بھی کریں اور کہہ دیں کہ ہم تو خواہش نہیں کرتے، ہو گئے بے غرض عملی جوگی۔ وے دنیوی خصلت والے مجھے نہیں پہچان پاتے، لیکن روحانی دولت کو حاصل کرنے والے لوگ پورے خلوص سے میری یاد کرتے ہیں، میری خوبیوں کی مسلسل فکر کرتے ہیں۔

لاشریک عبادت یعنی یگ کے لئے عمل کے دو ہی راستے ہیں۔ پہلا ہے۔ علم کا یگ یعنی اپنے بھروسے، اپنی قوت کو سمجھ کر اُسی معینہ عمل میں لگ جانا اور دوسرا طریقہ مالک اور خادم کا تصور ہے، جس میں فنا فی الشیخ ہو کرو، ہی عمل کیا جاتا ہے، انہیں دونظریات سے لوگ میری عبادت کرتے ہیں، لیکن ان کے ذریعے جو حاصل ہوتا ہے وہ یگ، وہ ہوں وہ کارکن، عقیدت اور دو اجس سے دنیوی آزاد کا اعلان ہوتا ہے، میں ہی ہوں۔ آخر میں جو نتیجہ حاصل ہوتا ہے وہ نتیجہ بھی میں ہی ہوں۔

اسی یگ کو لوگ 'त्रियविद्या' تین علوم۔ دعا یگ اور مساوات دلانے والے طریقوں سے مرتب کرتے ہیں۔ لیکن اُس کے عوض میں جنت کے خواہش مند ہوتے ہیں، تو میں جنت بھی عطا کرتا ہوں۔ اس کے زیر اثر وے اندر کا مقام حاصل کر لیتے ہیں۔ ایک لمبے عرصہ تک اس کا لطف بھی اٹھاتے ہیں، لیکن ثواب کی کمی ہونے پر وے دوبارہ جنم لیتے ہیں اُن کا طریقہ صحیح تھا، لیکن تیغشات کی خواہش رہنے پر دوبارہ جنم پاتے ہیں، لہذا عیش و عشرت کی خواہش نہیں کرنی چاہئے۔ جو لاشریک عقیدت کے ساتھ یعنی میرے سواد و سراہے ہی نہیں ایسے خیال سے مسلسل مجھ سے لوگاتے ہیں، ذرا بھی کمی نہ رہ جائے اس طرح جو یاد کرتے ہیں، ان کے جوگ کے حفاظت کی ذمہ داری میں اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہوں۔

اتناس ب کچھ ہونے پر بھی کچھ لوگ دوسرے دیوتاؤں کی عبادت کرتے ہیں وے

بھی میری عبادت کرتے ہیں، لیکن وہ مجھے حاصل کرنے کا صحیح طریقہ نہیں ہے، وے تمام یگوں کے صارف کی شکل میں مجھے نہیں جانتے یعنی ان کی عبادت کے شرہ میں میں نہیں ملتا، لہذا ان کی تنزل ہو جاتا ہے وے دیوتا آسیب، آباؤ اجداد کے خیالاتی شکل میں دنیا میں قائم رہتے ہیں، جب کہ میرابندہ محسم مجھ میں مقام کرتا ہے میری ہی حقیقی شکل ہو جاتا ہے۔ جوگ کے مالک شری کرشن نے اس گیگ کے لئے عمل کو یہ انہا سہل بتایا کہ کوئی

پھل، یا جو کچھ بھی عقیدت سے دیتا ہے، اُسے میں قبول کرتا ہوں، لہذا ارجمن! تو جو کچھ بھی عبادت کی شکل میں کرتا ہے مجھے سپرد کر۔ جب سب کچھ کا وقف ہو جائے گا، تب جوگ کا حامل بن کر تو اعمال کی بندش سے آزاد ہو جائے گا اور یہ نجات میری ہی حقیقی شکل ہے۔

دنیا میں رہنے والے سارے جاندار میرے ہی ہیں، کسی بھی جاندار سے نہ مجھے محبت ہے، نہ نفرت میں غیر جانب دار ہوں، لیکن جو میرالاشریک بندہ ہے، میں اس میں ہوں وہ مجھ میں ہے۔ بے انہا بدکار، سب سے بڑا گناہ گار ہی کیوں نہ ہو، پھر بھی لاشریک عقیدت اور بندگی سے مجھے یاد کرتا ہے تو وہ نیک (سادھو) مانے جانے کے لائق ہے۔ اُس کا ارادہ مستحکم ہے تو وہ جلد ہی معبدو سے مناسبت پالیتا ہے اور دائیٰ اعلیٰ سکون کو حاصل کر لیتا ہے۔ یہاں شری کرشن نے صاف کیا کہ دیندار کون ہے؟ دنیا میں پیدا ہونے والے کوئی بھی جاندار اگر پورے خلوص کے ساتھ واحد روح مطلق کو یاد کرتا ہے، اُن کی فکر کرتا ہے تو وہ جلد ہی دیندار ہو جاتا ہے، لہذا دیندار وہ ہے جو ایک معبدو کی یاد کرتا ہے۔ آخر میں یقین دہانی کرتے ہیں کہ ارجمن! میرابندہ کبھی ختم نہیں ہوتا کوئی شدر ہو، پیغام ہو، خاندانی ہو، غیر خاندانی ہو یا اُس کا کچھ بھی نام ہو، مرد یا عورت ہو خواہ قصور و اری شکل (ヨガ) والا یا کیٹرے مکوڑے جانور وغیرہ کی یوں والا جو بھی ہو، میری پناہ میں آ کر اعلیٰ شرف کو حاصل کرتا ہے، لہذا ارجمن! امن و سکون سے عاری و قتی لیکن کمیاب انسانی جسم کو حاصل کر میری یاد کر، پھر تو جو معبدو سے ناسبت دلانے والی صلاحیتوں سے مزین ہے، اُس برہمن اور جوشا ہی خاندان میں پیدا

ہو کے عارف کی سطح سے یاد کرنے والا ہے، ایسے جو گی کے لئے کہنا ہی کیا ہے؟ وہ تونجات پا گیا ہے، الہزار جن۔ مسلسل طور سے مجھ میں من لگانے والے بن مسلسل آداب بجا، اس طرح میری پناہ میں آ کرتے مجھے ہی حاصل کرے گا۔ جہاں سے پچھے لوٹ کر نہیں آنا پڑتا۔ پیش کردہ باب میں اُس علم پر روشنی ڈالی گئی ہے جسے شری کرشن خود بیدار کرتے ہیں یہ شہنشاہ علوم ہے، جو ایک بار بیدار ہونے کے بعد تینی طور پر فلاح کا باعث بناتا ہے۔ الہدا۔

اس طرح شری مدھگوڈ گیتا کی تمثیل اپنیشد، علم تصوف اور علم ریاضت سے متعلق شری کرشن اور ارجمند کے مکالمہ میں بیداری شہنشاہ علوم، (رواج ویدیا جاگرت) نام کا نواں باب مکمل ہوتا ہے۔

اس طرح قابل احترام پرمنکس پرمانند کے مقلد سوامی اڑگڑانند کے ذریعے لکھی شری مدھگوڈ گیتا کی تشریح "حقیقی گیتا" (یتھارته گیتا) میں بیداری شہنشاہ علوم، نام کا نواں باب مکمل ہوا۔ ہری اوم تست